روزنامہ
ٹیلیفون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ یکم جون 2011ء 28 جمادی الثانی 1432 ہجری یکم احسان 1390 ھش جلد 61-96 نمبر 124

رب العزت

پاک ہے تیرا رب، رب العزت! اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ اور سلام ہو سب مرسلین پر۔ اور سب حمد اللہ ہی کی ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

(سورۃ الصافات آیات 181 تا 183)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

چونکہ خدا نے انسان کو پیدا کر کے اپنی ان تشبیہی صفات کو اس پر ظاہر کیا جن صفات کے ساتھ انسان بظاہر شراکت رکھتا ہے جیسے خالق ہونا کیونکہ انسان بھی اپنی حد تک بعض چیزوں کا خالق یعنی موجد ہے۔ ایسا ہی انسان کو کریم بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہ اپنی حد تک کرم کی صفت بھی اپنے اندر رکھتا ہے اور اسی طرح انسان کو رحیم بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہ اپنی حد تک قوت رحم بھی اپنے اندر رکھتا ہے اور قوت غضب بھی اس میں ہے اور ایسا ہی آنکھ کان وغیرہ سب انسان میں موجود ہیں۔ پس ان تشبیہی صفات سے کسی کے دل میں شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ گویا انسان ان صفات میں خدا سے مشابہ ہے اور خدا انسان سے مشابہ ہے اس لئے خدا نے ان صفات کے مقابل پر قرآن شریف میں اپنی تنزیہی صفات کا بھی ذکر کر دیا یعنی ایسی صفات کا ذکر کیا جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کو اپنی ذات اور صفات میں کچھ بھی شراکت انسان کے ساتھ نہیں اور نہ انسان کو اس کے ساتھ کچھ مشارکت ہے۔ نہ اس کا خلق یعنی پیدا کرنا انسان کے خلق کی طرح ہے نہ اس کا رحم انسان کے رحم کی طرح ہے نہ اس کا غضب انسان کے غضب کی طرح ہے نہ اس کی محبت انسان کی محبت کی طرح ہے نہ وہ انسان کی طرح کسی مکان کا محتاج ہے۔

اور یہ ذکر یعنی خدا کا اپنی صفات میں انسان سے بالکل علیحدہ ہونا قرآن شریف کی کئی آیات میں تصریح کے ساتھ کیا گیا ہے جیسا کہ ایک یہ آیت ہے لیس کمثلہ شیءٌ یعنی کوئی چیز اپنی ذات اور صفات میں خدا کی شریک نہیں اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے اور پھر ایک جگہ فرمایا۔ اللّٰہ لاالہ الاھو ترجمہ۔ حقیقی وجود اور حقیقی بقا اور تمام صفات حقیقیہ خاص خدا کے لئے ہیں کوئی ان میں اس کا شریک نہیں وہی بذاتہٖ زندہ ہے اور باقی تمام زندے اس کے ذریعہ سے ہیں اور وہی اپنی ذات سے آپ قائم ہے اور باقی تمام چیزوں کا قیام اس کے سہارے سے ہے اور جیسا کہ موت اس پر جائز نہیں ایسا ہی ادنیٰ درجہ کا تعطل حواس بھی جو نیند اور اونگھ سے ہے وہ بھی اس پر جائز نہیں مگر دوسروں پر جیسا کہ موت وارد ہوتی ہے نیند اور اونگھ بھی وارد ہوتی ہے۔ جو کچھ تم زمین میں دیکھتے ہو یا آسمان میں وہ سب اسی کا ہے اور اسی سے ظہور پذیر اور قیام پذیر ہے کون ہے جو بغیر اس کے حکم کے اس کے آگے شفاعت کر سکتا ہے وہ جانتا ہے جو لوگوں کے آگے ہے اور جو پیچھے ہے یعنی اس کا علم حاضر اور غائب پر محیط ہے اور کوئی اس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتا لیکن جس قدر وہ چاہے۔ اس کی قدرت اور علم کا تمام زمین و آسمان پر تسلط ہے۔ وہ سب کو اٹھائے ہوئے ہے۔ یہ نہیں کہ کسی چیز نے اس کو اٹھا رکھا ہے اور وہ آسمان و زمین اور ان کی تمام چیزوں کے اٹھانے سے تھکتا نہیں اور وہ اس بات سے بزرگ تر ہے کہ ضعف و ناتوانی اور کم قدرتی اس کی طرف منسوب کی جائے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 272)

نعمت قرآن

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفان
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضان

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں

”خدا تعالیٰ جو مجھے بہشت میں اور حشر میں نعمتیں دے تو میں سب سے پہلے قرآن شریف مانگوں گا تا حشر کے میدان میں بھی اور بہشت میں بھی قرآن شریف پڑھوں، پڑھاؤں اور سناؤں“

(تذکرۃ المہدی جلد اول، صفحہ 246)

(مرسلہ: ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

بیوت الحمد منصوبہ میں مالی قربانی

بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر وتوسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم وبیش 14 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مسٹر آئی۔کے۔گیاسی
ترجمہ: مکرم محمود علیم صاحب

کماسی احمدیہ سینئر ہائی سکول کی کھیلوں میں شاندار کارکردگی

مورخہ 27 مارچ 2011ء کو کماسی، غانا کے ٹی آئی احمدیہ سینئر ہائی سکول نے اپنے اُن کھلاڑیوں کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی جنہوں نے حال ہی میں اشانٹی ریجن کے تمام سکولوں اور کالجوں کے مابین ہونے والے سُپر زونل مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ یہ مقابلہ جات کماسی کے 'بابایارا سٹیڈیم' Baba Yara Sports Stadium میں ہوئے تھے۔

یہ تقریب سکول کے ڈائننگ ہال میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں کھلاڑیوں کو درج ذیل انعامات دیئے گئے۔ دھات کا بنا ہوا سکول کا نشان Crest، کھیل کے جوتوں کے جوڑے، سکول کی 60 ویں سالگرہ کی یادگاری کاپیاں، نصابی کتب، ہر غیر معمولی کارکردگی دکھانے والے کھلاڑی کے لیے وظائف، 3 ہزار غانا سی ڈی کی مالیت کے نقد انعامات، اور اس کے علاوہ پُر تکلف ریفریشمنٹ۔

کماسی کا احمدیہ سکول ہمیشہ ہی فٹ بال، اتھلیٹکس، والی بال، ٹیبل ٹینس اور دوسری کھیلوں میں نمایاں طور پر جانا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر سکول نے ایک بار ملکی سطح پر اکرا ACCRA میں سکولوں کے مابین ہونے والا فٹبال کا مقابلہ جیتا، کماسی میں لڑکیوں نے والی بال کا مقابلہ جیتا اور سکول کی فٹبال ٹیم ایک بار سنیانی Sunyani میں ملکی سطح پر ہونے والے مقابلہ جات میں اشانٹی ریجن کی نمائندگی کرنے کا اعزاز بھی حاصل کر چکی ہے۔ جہاں تک اشانٹی ریجن میں اتھلیٹکس کے زونل مقابلہ جات کا تعلق ہے تو اِس بات کو یاد رکھنا بھی مشکل ہے کہ آخری مرتبہ کب سکول اپنے زون میں نہ جیتا ہو۔

سکول کی اس سال کی فتح 2009ء سے اب تک لگاتار تیسری فتح ہے، جبکہ مکرم یوسف اجارے صاحب ہیڈ ماسٹر تھے۔

ان تین سالوں کی مسلسل فتوحات میں سکول نے لڑکوں اور لڑکیوں کے مقابلہ جات میں یا تو نئے ریکارڈ قائم کئے ہیں اور یا اُن کو برقرار رکھا ہے۔ مثال کے طور پر اس سال 2011ء میں درج ذیل مقابلہ جات میں 9 ریکارڈ توڑے ہیں۔

لمبی چھلانگ (لڑکے اور لڑکیوں۔ دونوں نے)، ٹرپل جمپ ((لڑکے اور لڑکیوں۔ دونوں نے)، تھالی پھینکنا (لڑکوں نے)، اونچی چھلانگ (لڑکیوں نے)، 400 میٹر دوڑ (لڑکے اور لڑکیوں۔ دونوں نے)، 1600 میٹر (لڑکوں نے)

سارے ملک میں کسی بھی مخلوط سینئر ہائی سکول کے لئے اس طرح تین دفعہ مسلسل جیت کر کامیابی کی داستان رقم کرنا مشکل ہوگا۔

اس موقعہ پر میں اُن پرانے کھلاڑی طلباء وطالبات کی مدح سرائی کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے کھیلوں کو مضبوط بنیادوں پر قائم کیا، جن پر آج ان کے موجودہ بہن بھائی کامیابیوں کی عمارت بلند کرتے چلے جارہے ہیں۔ اس تقریب کے انعقاد کے موقعہ پر سکول کے سٹاف اور طلباء کے درمیان فٹبال کا ایک نمائشی میچ بھی کھیلا گیا جس میں سٹاف نے طلباء کو ایک کے مقابلہ پر تین گول سے شکست دی۔

طلباء کماسی کی بعض شاہراہوں سے روشن موم بتیاں اُٹھائے قافلہ کی صورت (Candle Light Procession) میں گزرے۔ علاوہ ازیں اساتذہ اور طلباء نے مل کر کماسی کی اہم شاہراہوں پر ہیلتھ واک Health Walk بھی کی۔ اس موقعہ پر ناظرین اور راہگیروں نے اساتذہ اور طلباء کی تالیاں بجا کر اور مختلف انداز سے حوصلہ افزائی بھی کی۔

گو کہ یہ تقریب کھیلوں کے میدان میں سکول کی اعلیٰ کامیابی پر منعقد کی گئی تھی، لیکن ہیڈ ماسٹر صاحب نے اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کہا کہ سکول کی اکسٹھ (61) سالہ تاریخ میں سکول کی شہرت کا دارومدار صرف کھیلوں پر ہی نہیں ہے۔ انہوں نے مجمع کو بتایا کہ 21/ مارچ 2011ء کو اشانٹی ریجن میں ایک علمی مباحثہ بھی جیتا تھا جو کہ غانا ایجوکیشن سروس، UNICEF، غانا واٹر کمپنی لمیٹڈ، واٹر ایڈ، اینگلو گولڈ وغیرہ اداروں کے تعاون سے منعقد کیا گیا تھا۔

اسی طرح انہوں نے ذکر کیا کہ 2009ء کے مغربی افریقہ کے سینئر ہائی سکول کے فائنل امتحانات میں نوے (90) فیصد سے زائد طلباء کو ملک گیر یونیورسٹیوں اور دوسرے تعلیمی اداروں میں داخلہ ملا اور ان میں سے بعض تو غیر ملکی یونیورسٹیوں میں بھی داخلہ کے حقدار ٹھہرے تھے۔

میں بذات خود سابقہ ہیڈ ماسٹر ہونے کی حیثیت سے اس بات کا بخوبی علم رکھتا ہوں کہ سینئر ہائی سکول میں سپورٹس کو فروغ دینا ایک نہایت مہنگا کام ہے۔ سرِ دست، ہر طالبعلم ایک تعلیمی ٹرم میں اَسی پیسے (GHC-0.80) سپورٹس کے لئے دیتا ہے، جو کہ سالانہ دو سیڈی۔ چالیس پیسے (GHC-2.40) بنتا ہے۔ (اس وقت ڈالر کی قیمت سیڈی کے مقابل پر GHC 1.51=1.00 US$ ہے، مترجم)

میری معلومات کے مطابق یہ اکٹھی ہونے والی انتہائی کم رقم بالآخر سکول، ریجنل ایجوکیشن آفس، میٹرو Metro، میونسپل کمیٹی، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفس اور نیشنل ہیڈ کوارٹرز کے درمیان تقسیم کی جاتی ہے اور وجہ اس کی یہ بیان کی جاتی ہے کہ یہ ادارے زونل، سُپر زونل اور نیشنل لیول پر سپورٹس کے لئے سکولوں کو منظّم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

مکرم طارق احمد رشید صاحب۔ مربی سلسلہ

جزائر فجی کی ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات

جماعت احمدیہ جزائر فجی کی ذیلی تنظیموں کا 35 واں دو روزہ سالانہ نیشنل اجتماع مورخہ 11-12 دسمبر 2010ء کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔

امسال یہ اجتماعات ناندی میں منعقد ہوئے۔ چنانچہ وقارعمل کے ذریعہ اس کی تیاری کی گئی تا کہ وقارعمل کی روح کو بھی زندہ رکھا جاسکے۔

افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تنظیموں کے عہد دہرائے جانے کے بعد سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام

"مَیں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی"

پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم مولانا فضل اللہ طارق صاحب امیر ومشنری انچارج فجی نے تنظیموں کے قیام کے اغراض ومقاصد بیان کئے اور حضرت اقدس مسیح موعود کے اقتباس کی روشنی میں قیمتی نصائح فرمائیں اور دعا کروائی۔

افتتاحی تقریب کے بعد تمام ذیلی تنظیموں کے ممبران اپنے اپنے مقررہ احاطہ میں علمی مقابلوں کے لئے چلے گئے جہاں پر ان کی اپنی اپنی تنظیم کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔

اسی دوران بیت الذکر کے احاطہ میں نیشنل سیکرٹری وقف نو نے مکرم امیر صاحب کی نگرانی میں واقفین نو بچوں اور بچیوں کا پروگرام بھی کیا۔

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ فجی نے نماز مغرب اور عشاء کے بعد تربیتی نقطہ نظر سے ایم ٹی اے اور یوٹیوب سے خلفاء احمدیت کے ارشادات پر مشتمل ایک ویڈیو پروگرام دکھایا۔

اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز تہجد، نماز فجر اور درس القرآن کے ساتھ ہوا۔ پروگرام کے مطابق انصار، خدام اور اطفال کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں فٹبال، والی بال اور رسہ کشی شامل تھے۔

اس کے ساتھ ہی لجنہ اور ناصرات نے بھی اپنے اپنے رنگ میں مقابلے کروائے۔

نماز ظہر وعصر ادا کرنے کے بعد اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد تنظیموں کے صدران نے اپنی اپنی سالانہ رپورٹس پیش کیں اور علمی و ورزشی مقابلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے ممبران میں انعامات تقسیم کیے۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے تقریر کی جس میں آئندہ سال منائی جانے والی فجی جماعت کی گولڈن جوبلی کی تقریب کے حوالہ سے کچھ ہدایات دیں اور دعا کروائی۔

امسال اجتماع میں پہلی بار پیسیفک کے دوسرے دو جزائر ساموا اور ٹونگا جزائر سے بھی دو نمائندگان شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ فجی کی آٹھ جماعتوں سے 200 کے قریب احباب شامل ہوئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 22/اپریل 2011ء)

رپورٹ اجتماع واقفین نو

جزائر فجی کے سیکرٹری واقفین نو نے واقفین نو بچوں کا علیحدہ اجتماع کا پروگرام بنایا جو سالانہ اجتماعات کے موقع پر رکھا گیا۔ تمام جماعتوں کو سلیبس بھجوا دیا گیا تا کہ وہ تیاری کر سکیں۔ اس نصاب کے مطابق بارہ سال سے کم اور بارہ سال سے بڑے بچوں کو دو گروپس میں تقسیم کیا گیا تھا۔

اس نصاب میں حفظ قرآن کریم اور دینی معلومات کا حصہ شامل کیا گیا۔ چنانچہ سب بچوں سے نصاب زبانی بھی سنا گیا جس میں قرآن کریم کا حصہ، قصیدہ کے 25 اشعار اور چھوٹے بچوں سے مختلف دعائیں اور نظمیں سنی گئیں اور تقریری مقابلہ بھی کروایا گیا اور دینی معلومات کا تحریری امتحان بھی لیا گیا۔

اس علمی پروگرام کے بعد تمام واقفین نو بچوں کا میڈیکل بھی کروایا گیا جس میں ڈاکٹر صاحب نے ان کے دانت، کان اور آنکھوں کا معائنہ کیا اور سب کا بلڈ پریشر بھی چیک کیا گیا اور ان کو ضروری ہدایات بھی دیں۔

یہ علیحدہ پروگرام قریباً چار گھنٹے کا تھا۔ جس کے بعد اگلے دن تقسیم انعامات کے موقع پر ان بچوں کو بھی انعامات دئے گئے اور ان کی رپورٹ مکمل کی گئی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان تمام واقفین نو بچوں اور بچیوں کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور خلیفۂ وقت کی ہر خواہش کو پورا کرنے والے بنائے اور جماعت کے لئے نافع وجود ثابت ہوں۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 22/اپریل 2011ء)

تحریر: جوناتھن کوریل — ترجمہ: زکریا ورک

امریکی تہذیب کی اسلامی جڑیں

امریکہ سے 2008ء میں ایک کتاب Al'America کے نام سے شائع ہوئی تھی جس کے مصنف کا نام جوناتھن کوریل Jonathan Curiel ہے۔ مصنف نے امریکہ کے مختلف شہروں کے سفر کر کے یہ دکھایا ہے کہ امریکی تہذیب کی جڑیں اسلامی ثقافت و روایت سے کس حد تک جڑی ہوئی ہیں۔ اسلامی کتابوں، سائنسی نظریات، عمارتوں، شہروں کے ناموں کی وجہ سے امریکہ اسلامی دنیا کا پچھلے چار سو سال سے کس قدر مرہون منت ہے، یہ سب کچھ کتاب پڑھنے سے آشکار ہو جاتا ہے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ کسی زمانے میں امریکی صدر السلام علیکم کہہ کر لوگوں کو مخاطب ہوتا تھا۔

کولمبس اور امریکہ کی دریافت

مصنف کتاب کے پہلے باب میں لکھتا ہے کہ کولمبس کو خوب معلوم تھا کہ عربوں کے جمع کئے ہوئے بحری علم کے بغیر اس کی امریکہ کی دریافت اس طرح نہیں ہونی تھی جس طرح یہ ہوئی تھی۔ امریکہ کی جانب تیسرے سفر کے بعد اس نے لکھا: ہر سمندر جس میں میں نے اب تک سفر کیا ہے، میں نے اہل علم، پادریوں، اور عام انسانوں، یونانیوں، یہودیوں، عربوں، نیز دیگر مذاہب کے افراد کے ساتھ تبادلہ خیال کیا ہے۔ (Felip, Columbus, 1991, p5)۔ سپین کی ملکہ ازابیلا نے کولمبس کو جو خطاب دیا تھا وہ یہ تھا Almirante del Mar Oceano، سمندر کا کمانڈر، المرانٹے عربی سے ماخوذ ہسپانوی لفظ ہے۔ جب کولمبس ویسٹ انڈیز کے جزائر تک پہنچا تو اس کے ہمراہ ایک مترجم Luis de Torres تھا جو عربی زبان کا ماہر تھا۔ کولمبس کو امریکہ کی دریافت کی ترغیب کی ایک وجہ شاید نویں صدی کا مسلمان ہیئت دان الفرغانی تھا۔ فرغانی کی زمین کے قطر کے بارہ میں تھیوریز کولمبس کے سفر کے وقت یورپ میں مشہور عام تھیں۔ کولمبس کے پہلے بیوگرافر کے بقول اس نے 1492ء میں بحری سفر کرنے کی کوشش نہیں کرنی تھی اگر اس نے فرغانی کی اسٹرانومیکل کیلکو لیشنز کے لاطینی ترجمہ کا مطالعہ نہ کیا ہوتا۔ فرغانی کے علاوہ کولمبس اور دیگر یورپین جہاز رانوں نے مسلمان جیوگرافر محمد الادریسی کی کتابوں اور نقشوں کا بھی مطالعہ کیا تھا جس کے نقشے عہد وسطیٰ کے دور میں درستی کے لحاظ سے سٹینڈرڈ مانے جاتے تھے۔ الادریسی کو سسلی کے بادشاہ راجر دوم نے بے شمار دولت اس لئے دی تھی تاکہ وہ دنیا کے تمام جزائر اور پانی کے راستوں کے تفصیلی نقشے بنا سکے۔ الادریسی نے اپنی کتاب نزہت المشتاق میں افریقہ، ایشیا، یورپ اور زمین کے دیگر حصوں کی گہری تفصیل پیش کی نیز شہروں کے درمیان فاصلے اور ان کی آب و ہوا کا بھی ذکر کیا تھا۔

کولمبس نے اپنے سارے نیول کیریئر کے دوران الشریف الادریسی کی ایڈوانس کارٹوگرافی، فرغانی کے علم فلکیات اور بصیرت، عرب جہاز رانوں کا صدیوں سے استعمال کردہ قطب نما، عربوں کی بنائی ہوئی بحری جہازوں اور کشتیوں contouring of caravel کو استعمال کیا تھا۔ کولمبس کے جہاز نینا Nina اور پنٹا Pinta اسی طریق سے بنائے گئے تھے۔ یورپ والوں نے ہسپانوی ہلکا بحری جہاز Caravel عرب ملاحوں کے صدیوں کی استعمال شدہ کشتیوں قریب سے بنایا تھا۔ قریب کی تکونی شکل اس کو مخالف ہواؤں میں آسانی سے سفر کرنے کے قابل بنا دیتی تھی۔ اس لئے یہ کہنے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ مسلمان جغرافیہ دانوں، ہیئت دانوں کی کنٹری بیوشنز کے بغیر یورپ والوں نے نئی دنیا کو دریافت نہیں کر سکتا تھا۔

شومئی قسمت سے کولمبس نے فرغانی کی کیلکولیشنز کو غلط رنگ میں سمجھا، اور اس خیال کے مطابق ان کو توڑ مروڑ دیا کہ سپین اور ہندوستان کے درمیان فاصلہ قدرے کم تھا جتنا کہ عام طور پر سمجھا جاتا تھا۔ اس نے جو اپنی کیلکولیشن تیار کی اس کے مطابق اس نے سمجھا کہ وہ کچھ ہی ہفتوں میں ہندوستان پہنچ جائے گا۔ لیکن امریکہ کے جنوبی ساحل تک پہنچنے میں اس کو دو مہینے لگ گئے۔ امریکہ کو کالونی بنانے میں اس کا سب سے زیادہ اثر نیو اورلینز اور سان انٹونیو میں نظر آتا ہے جو سپین کے کنٹرول میں تھے۔ نیو اورلینز میں اس کی ایک عمدہ مثال 343 Royal street ہے جس کی بالکونیاں لوہے کی بنی ہوئی ہیں۔ آلامو، ٹیکساس میں مشن سان ہوزے کی بلڈنگ کے سرخ اور سفید چھتے دار راستے قرطبہ کی مسجد کی ہو بہو نقل ہیں جو 784ء میں تعمیر کی گئی تھی۔ پھر سان انٹونیو شہر میں مشن سان فرانسسکو کے چرچ کا دروازہ ہارس شو ڈیزائن کا ہے جو سارا گوسا (سپین) کے جعفریہ محل کی نقل ہے جو گیارہویں صدی میں تعمیر ہوا تھا۔ آلامو میں مشن نوسٹرا اسینورہ کا ڈوم انسان کو عہد وسطیٰ کے سپین کی کسی مسجد کی یاد دلاتا ہے۔ گنبد کے نیچے لگے سپائرلز چھوٹے چھوٹے مینارے نظر آتے ہیں۔ امریکہ کے پہلے سفر کے دوران کولمبس نے کیوبا کے ساحل کی پہاڑی پر عمارت دیکھی جو دور سے اس کو خوبصورت مسجد لگی تھی۔

سپین کے امریکہ کو کالونی بنانے کی مہم کے دوران ہسپانوی ماہر تعمیرات نے الفیز alfiz ڈیزائن اور دیگر اسلامی طریقوں کو اپنایا جو ٹیکساس، ایری زونا، نیو میکسیکو، میکسیکو کے چرچوں کی عمارتوں میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ایری زونا کے شہر توسان میں سان زیوئیر کے چرچ کا ڈوم اور روف لائن بالکل مسجد سے مشابہ ہیں۔ کیلی فورنیا کے شہر کارمل میں مشن سان کارلوس کی عمارت کے اسلامی فیچرز میں بیل ٹاور بھی شامل ہے۔

مسلمانوں کی جنت میں انار کو اہم مقام حاصل ہے۔ غرناطہ کا نام انار کے نام پر رکھا گیا تھا۔ بادشاہ فرڈی نینڈ اور کوئین ازابیلا نے حکم دیا تھا کہ انار کو سپین کے جھنڈے میں شامل کیا جائے۔ سپین کے حملہ آور امریکہ آتے ہوئے اپنے ساتھ انار کے بیج لائے تھے تاکہ یہاں اس کی کاشت کی جا سکے۔ جزیرہ نما عرب، نارتھ افریقہ اور سپین میں مسلمانوں کے گھروں میں کشادہ صحن ہوتے تھے۔ ان کورٹ یارڈز میں چشمے اور باغات لگائے جاتے تھے تاکہ جنت کا سماں یہاں زمین پر پیدا کیا جا سکے۔ نیو اورلینز کے فرنچ کوارٹر میں ایسے گھر جہاں کورٹ یارڈ ہیں ان میں سے ایک 710 Toulouse Street ہے جس کی باہر کی دیوار کے سامنے دو شیر رکھے ہوئے ہیں۔ یہ گھر 1798ء میں تعمیر ہوا تھا، اس کا نام دو شیروں والا گھر ہے، جس کی مثال غرناطہ کے مشہور عالم محل الحمراء میں کورٹ آف لائنز کی ہے۔ کریول گھروں Creols houses میں بھی کورٹ یارڈ ہیں۔ پرانے سان انٹو نیو کی بنک کی عمارت پر ایک رعب دار مینارہ ہے، نیز اس میں ہارس شو چھتے دار راستے بھی ہیں۔ نیو اورلینز میں 801 Canal Street کی عمارت میں ہارس شو چھتے دار راستے، دو گنبد والے مینارے اور عمارت کے اندر قرطبہ کی مسجد کی طرح کے چھتے دار راستے ہیں۔ اگرچہ سپین سے مسلمانوں کا 1609ء میں بزور جبر انخلاء ہو گیا تھا اور ان کو نئی دنیا کی طرف سفر کرنا ممنوع تھا، جو ایسا کرتا ہوا پکڑا جاتا، اس کی سزا موت ہوتی تھی، مگر اس کے باوجود اسلامی ثقافت بحر الکاہل کے اس پار پہنچ گئی اور مضبوط جڑیں قائم کر گئی۔

رالف والڈو ایمرسن Ralph Waldo Emerson امریکہ کا معروف و مشہور شاعر ایمرسن یونی ٹیرین پادری تھا جس نے اپنی زندگی بائبل کیلئے وقف کر دی تھی۔ 1832ء میں بوسٹن کے سیکنڈ چرچ سے مستعفی ہونے کے بعد وہ طویل و کٹھن روحانی سفر پر روانہ ہوا۔ اس نے اسلام کی ادبی اور مذہبی روایت کو گلے لگانے کے ساتھ ایران کی صوفی شاعری کو بھی زندگی کا جزو بنا لیا۔ ایمرسن کی کتابوں، نظموں اور نوٹ بکس میں ایرانی کلچر کے متعدد ریفرنس پائے جاتے ہیں۔ حافظ اور سعدی شیرازی اس کے روحانی جڑواں بھائی تھے۔ زندگی کے آخری سانس تک وہ بشمول اسلام کے مختلف مذاہب کی یونیورسلزم کی حمایت کرتا رہا۔ گلستان سعدی کے امریکی ایڈیشن کا پیش لفظ اس نے لکھا تھا جس میں اس نے اس امر کا اظہار افسوس کیا تھا کہ امریکن قوم کے لوگ ایرانی، عرب اور مشرقی شاعروں سے ناواقف تھے۔ وہ سعدی سے اس قدر مرعوب تھا کہ 1842ء میں اس نے ایک نظم شائع کی جس کا نام سعدی تھا۔ ایمرسن قرآن پاک سے بھی مرعوب تھا جس کا مطالعہ اس نے 1840ء میں کیا تھا۔ تاریخ عالم کی مشہور شخصیات کے متعلق اس کی نظم Representative Men میں قرآن اور فارسی شاعری کا آمیزہ پایا جاتا ہے۔ اس نے لکھا: "قرآن نے ایسے ممتاز لوگوں کے طبقہ کا ذکر کیا ہے جو بلحاظ فطرت نیک ہیں، جن کی اچھائی دوسروں کو متاثر کرتی، اور اس طبقہ کو تخلیق کی وجہ قرار دیتا ہے"۔

اخلاق جلالی کے انگلش ترجمہ کا مطالعہ اس نے 1845ء میں کیا۔ اپنی روزانہ کی ڈائری میں اس نے اس کتاب کے پچاس حوالے نوٹ کئے۔

پریکٹیکل فلاسفی آف محمڈن پیپل، میں سے اقتباسات اس کی 1860ء میں تصنیف کردہ کتاب The Conduct of Life میں نمودار ہوئے۔ کتاب کے ایک حصہ میں روایت کو توڑنے کے متعلق بحث کرتے ہوئے اس نے گلستان کے حوالے دیئے اور لکھا کہ اور لوگوں کو بھی ''آزاد'' کی مثال پر چلنا چاہئے، یعنی مذہب سے آزاد لوگ، جو صنوبر کے درخت کی طرح تمام موسموں میں سرسبز رہتے ہیں۔ 1854ء میں کتاب کی اشاعت سے دو سال قبل اس نے اپنی روزانہ کی ڈائری میں سعدی کو اپنا روحانی بھائی soul mate قرار دیا۔ ایمرسن کی وجہ سے تھورو نے بھی ایرانی شاعر حافظ میں دلچسپی لینا شروع کی جس کی وجہ سے اس نے بھی اپنی کتاب میں ایرانی شاعر کے حوالے دئے تھے۔

الجیریا کی نیوی نے 1796ء-1785ء کے عرصہ میں امریکہ کے دس جہازوں اور 100 ملاحوں کو حراست میں لے لیا تھا۔ باربری ریاستوں کے ساتھ امریکی تنازعہ دو جنگوں پر منتج ہوا تھا۔ پہلی جنگ میں امریکہ کے ایک ملٹری یونٹ نے لیبیا کے ڈیرنا قلعہ پر حملہ کیا، جس نے ٹریپولی کے عمائدین کو مجبور کر دیا کہ وہ جنگ کو ختم کرنے کیلئے بات چیت کریں۔ بادشاہ کے جانشین حامد کرمان علی نے ایک مملوک تلوار امریکیوں کو دی جو امریکہ کی بحری افواج (میرین) کیلئے ماڈل بن گئی

اور ابھی تک زیر استعمال ہے۔ میرین کے جنگی گانے میں Shores of Tripoli ابھی تک شامل ہے۔

1858ء میں ایمرسن نے عوامی رنگ میں فارسی شاعری کو اٹلانٹک رسالہ میں مضمون لکھ کر خراج عقیدت پیش کیا جس میں اس نے پیش گوئی کی کہ امریکہ میں فارسی مقبول عام ہو جائے گی۔ جرمن زبان سے اس نے انگلش میں 60 فارسی غزلوں کا ترجمہ کیا۔ اگرچہ وہ شیراز کا سفر تو نہ کر سکا لیکن 1873ء میں اس نے اپنی بیٹی کے ہمراہ مصر کی سیاحت کی تھی۔ اس دور میں اسلام کے خلاف بغض اور تعصب امریکن کلچر کا کھلے عام حصہ تھے۔

پی ٹی بارنم اور تاج محل

P.T. Barnum

پی ٹی بارنم (متوفی 1891ء) امریکہ کا انیسویں صدی کا مشہور بزنس مین، شومین اور اینٹر تھا۔ اس نے سرکس کا بزنس شروع کیا جس کا نام رنگ لنگ برادرز بارنم اینڈ بیلی سرکس تھا۔ برج پورٹ، کنک ٹیکٹ (امریکہ) میں اس کے محل نما گھر کا نام ایرانستان تھا۔ اس گھر کا آرکیٹیکچر دیکھ کر انسان کا سانس اکھڑ جاتا تھا، چھت کے اوپر مینارے بنائے گئے تھے، جن کے ساتھ مسجد نما گنبد تھے۔ گھر میں داخل ہونے والے دروازے پر ہارس شو بنے ہوئے تھے جو لگتا تھا سیدھے سپین سے لائے گئے تھے۔ ایرانستان کی تعمیر کا کام 1848ء میں مکمل ہوا تھا، جو امریکہ میں اپنی قسم کا پہلا گھر تھا۔ تین منزلہ عمارت کو دیکھ کر عوام اور خواص دونوں نے داد وتحسین کے ڈونگرے برسا دئے تھے۔ ایرانستان کا خیال اس کو برائٹن (برطانیہ) کے رائیل پاویلین کو دیکھ کر آیا تھا، جس کا آرکیٹیکچر ہندوستان کے مغل آرکیٹیکچر کی نقل تھا۔ تاج محل ان مغل یادگاروں کی سنہری مثال تھا۔ برٹش آرکیٹیکٹ جن دوسری یادگاروں سے متاثر ہوئے تھے ان میں سلطان حیدرعلی خان، سلطان پرویز اور نورالدین جہانگیر کے مزار تھے۔

اس شاندار عمارت کی تکمیل کے نو سال بعد یہ گھر چھت پر آگ لگنے سے مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ گھر کا ماڈل ''برج پورٹ بارنم میوزیم'' میں رکھا ہوا ہے۔ میوزیم میں ایرانستان نام کے لائبریری روم کو دوبارہ بحال کیا گیا ہے جس کی دیواروں پر لائف سائز کی شاہ جہاں، اور جہانگیر کے دور حکومت کی ہندوستان کی پینٹنگز تھیں۔ ان تصویروں میں پگڑی پہنے ہوئے انسان مسجد نما عمارتوں میں چلتے پھرتے جس سے تاج محل کا سماں بندھ جاتا تھا۔ میوزیم کے ایک الگ حصہ میں حقہ رکھا ہوا ہے جس کے اوپر اللہ کندہ کیا ہوا ہے۔ اس سے پتہ چلتا کہ بارنم کو ساری زندگی اسلامی دنیا میں دلچسپی رہی۔ نیویارک کے میوزیم کے لئے اس نے ایک سات فٹ گیارہ انچ شخص کو بھرتی کیا جس کو وہ پیار سے "عربی دیو" کہتا تھا۔ میوزیم میں آنیوالوں کو بونے، افغانی، شامی قبائلی لوگ، دیو قامت انسان، عورتیں، سپر سائز بچے، لمبی لمبی داڑھیوں والے انسان بھی دیکھنے کو ملتے تھے۔ ایک موقعہ ایسا بھی آیا کہ ہاتھی پر سوار پگڑی والا شخص اس کے گھر کے سامنے گھاس کو کاٹا کرتا تھا، کیونکہ اس کا خیال تھا کہ یہ کرتب میوزیم کیلئے فائدہ مند اشتہار ہوگا۔ ایرانستان کے پرانے مقام سے کچھ ہی فاصلے پر اب العزیز اسلامک سینٹر تعمیر ہو چکا ہے جس کے بڑے دروازے کے اوپر بسم اللہ...... کندہ ہے۔

امریکی شہروں کے نام

دنیا کی وہ زبانیں جن سے انگلش میں الفاظ داخل ہوئے ہیں، عربی زبان ان میں سے چھٹے نمبر پر ہے۔ ٹیکساس کی اے اینڈ ایم یونیورسٹی کے پروفیسر کینان Canon نے 2338 الفاظ گنے ہیں جو عربی سے مشتق ہیں۔ (کچھ روز ہوئے میں نے ٹیلی ویژن پر پروگرام میں سنا کہ سات ہزار الفاظ عربی سے انگلش میں داخل ہوئے ہیں)۔ بعض الفاظ تو روزمرہ زندگی میں اس قدر مستعمل ہیں کہ ہم سوچتے بھی نہیں کہ وہ عربی ہیں جیسے ایڈمرل، بازار، صفر، جاسمین، کباب، امام، مون سون، ریکٹ، ٹیرف، وزیر، وادی، اور یشمق۔ سپین کے اسلامی دور حکومت میں عربی سرکاری زبان تھی، اور قیاس کیا جاتا ہے کہ تین ہزار عربی ہسپانوی میں داخل ہیں۔ مثلاً سان فرانسسکو کے قریب بدزمانہ جیل کے نام "الکاٹراز" alcatraz کو ہی لے لیجئے، جو الغطا سے مشتق ہے، جس کے معنی سفید دم والا سمندری عقاب ہیں۔ الغطا سے ہسپانوی میں لفظ الکاٹراز بنا، جس کے ذریعہ متعدد سمندری پرندوں کو بیان کیا جاتا بشمول پیلی کین کے۔ 1775ء میں ہسپانوی ایکس پلورر جوآن آیالا Ayala نے سان فرانسسکو جزیرہ کو الکاٹراز جزیرہ کا نام دیا تھا۔ عربی زبان میں ال کے پریفکس کے معنی انگلش میں the کے ہیں۔ اس لئے انگلش کے جس لفظ کے سامنے al لگا ہو اس سے یہ شناخت کرنا سہل ہو جاتا کہ یہ عربی کا لفظ ہے جیسے القبہ alcove، الکیمی alchemy، المناخ almanac، الجبرا aljebra۔ انگلش کا لفظ بروکر، البروق سے ماخوذ ہے جس کے معنی تحفہ کے ہیں۔ البروق ہسپانوی میں alboroque بنا، جہاں سے یہ فرنچ میں albrocador بنا، جہاں سے یہ بگڑ کر broucour بنا، جس سے انگلش کا لفظ بروکر broker ہمارے استعمال میں ہے۔

شطرنج کے لفظ شاہ مات سے انگلش کا لفظ چیک میٹ بنا ہے، یعنی بادشاہ مر گیا یا خطرے میں ہے۔ چوسر نے یہ لفظ انگلش میں متعارف کیا تھا۔ مشرق وسطی کے سلطانوں، خلفاء کو شطرنج کھیلنا بہت مرغوب تھا اس لئے ان کے سٹاف میں ایک چیس ماسٹر بھی ہوتا تھا۔ مسلمانوں نے سب سے پہلے اس کھیل کا سائنسی بنیادوں پر مطالعہ کیا اور اس کی تھیوری پر کتابیں زیب قرطاس کیں۔ ہسپانوی زبان کا لفظ sherry، عربی زبان کے لفظ شریش سے مشتق ہے۔ شیری کا آغاز عربوں کی وجہ سے سپین میں شروع ہوا جنہوں نے عمل کشید کو جنوبی سپین میں متعارف کیا تھا۔ مالٹے سے ملتا جلتا پھل ٹین جرین Tangier، مراکش کے شہر ٹین جئیر (طنجہ) کی پیداوار ہے۔ موکا، کافی یمن کے شہر موخا کے نام کی وجہ سے مشہور ہے، اور مکہ کے معنی انگلش میں کسی خاص اہم مقام یا مرکز کے ہیں۔ وینس شہر کے اسلامی دنیا کے ساتھ تجارتی تعلقات صدیوں پر محیط ہیں، جہاں سے عربی کے لفظ قالب (دھات کاسٹ کرنے کیلئے مولڈنگ) سے اطالین میں calibro بنا اور انگلش میں calibre بن گیا۔ سنسکرت کے لفظ کھنڈا سے عربی کا لفظ قندی بنا جہاں سے اطالین میں یہ zucchero candi (شوگر کینڈی) بنا، جہاں سے انگلش کا لفظ کینڈی candi بنا جو ہر شخص کے چہرہ پر مسرت کی لہر پھیلا دیتا ہے۔ کافی coffee کا لفظ عربی کے لفظ قہوہ سے ماخوذ ہے، جہاں سے انگلش میں کافی ہاؤس، کیفے cafe بن گیا۔

انگلش زبان میں قریب پانچ سو الفاظ ایسے ہیں جو ہماری روزمرہ کی زندگی میں مستعمل ہیں: فتوی، جہاد، شریعہ، انتفادہ، اللہ اکبر۔ اکبر کے معنی بڑے کے ہیں جو جارج لوکاس کی سٹار وار فلم میں ایڈمرل اکبر Ackbar میں نظر آتا ہے جس کی مدد سے لوک سکائی واکر سپیس میں اپنی مہم میں کامیاب ہوتا ہے۔ ہالی ووڈ کی سائنس فکشن فلم Return of the Jedi کے جملہ کرداروں میں سے ایک اہم کردار اکبر ہے۔ سکائی واکر کا وطنی سیارہ Tatooine، تیونس کے شہر Tataouine کے نام پر ہے۔ ڈارتھ ویڈر کے وطنی سیارے کا نام مستافر ہے جو مصطفیٰ سے مشتق ہے جس کے معنی منتخب شدہ کے ہیں۔ جارج لوکاس نے سٹار وارز کی فلم بندی تیونس میں کی تھی، جہاں اس نے اس ملک کے کئی مقامات کو فلموں میں دکھایا جو کسی دوسرے سیارے کے نظر آتے تھے۔ سٹیفن سپیل برگ کی فلم Raiders of the Lost Ark بھی تیونس میں بنائی گئی تھی۔

ابن خلدون نے اسٹرانومی اور ستاروں کی پوزیشن پر بھی کتابیں لکھیں۔ پانچ سو سے زیادہ ستاروں کے نام عربی سے ماخوذ ہیں۔ جیسے albali, algebar, algol, Algorab, al-Nair, Arrakis, Deneb, Eltanin, Keid, Phact, Rasalgethi (ras aljedi), Sirrah, Zubenshemali

امریکہ میں بہت سارے چھوٹے چھوٹے افتادہ علاقوں کے شہروں کے نام عربی ہیں۔ عربیہ، نبراسکا ریاست میں ہے۔ اسی ریاست کے جنوب میں ایک گاؤں کا نام ابدال ہے جس کے معنی اچھے انسان کے ہیں۔ قاہرہ کے پاس نیل کے کنارے واقع شہر ٹینے سی سے امریکی ریاست ٹینی سی کا نام ماخوذ ہے۔ ریاست الی نائس میں واقع شہر قاہرہ کا نام مصر کے دارالسلطنت قاہرہ پر ہے۔ ریاست انڈیانا میں مکہ شہر ہے جو اسلام کی پیدائش والے شہر مکہ پر ہے۔ ریاست اوہایو میں شہر مدینہ ہے جو اسلام کے دوسرے مقدس شہر مدینہ، عرب پر ہے۔ ریاست الی نائس میں شہر ماہومت کا نام اسلام کے پیغمبر محمد ﷺ پر ہے، کیونکہ اٹھارویں صدی کے امریکہ میں پیغمبر اسلام ﷺ کا نام Mahomet ہی لکھا جاتا تھا۔ اس سے قبل شہر کا نام مڈل ٹاؤن تھا۔ اسی طرح دیگر ریاستوں میں عربی نام درج ذیل ہیں: الہ دین (وایومنگ)، بغداد (کیلی فورنیا)، قرآن (لوئی سے آنا)، مکہ (کیلی فورنیا)، فلسطین (ٹیکساس)، سلطان (واشنگٹن)۔ کیلی فورنیا کا نام اسلامی سپین سے جا ملتا ہے۔ ہسپانوی ناول نگار Montalvo نے اپنے ناول Las sergas de Eaplandian میں ایک جزیرے کالافیا کا حال بیان کیا ہے۔ کالافیا اور لفظ کیلی فورنیا کی جڑ عربی کا لفظ خلیفہ ہے۔ آج کل سیاسی مضامین میں قلم کار بعض شہروں کے نام کو ستان پر ختم کرتے ہیں لندنستان۔ 9/11 کے بعد رسالہ نیویارکر نے نیویارک کا نام نیویارکستان لکھا تھا۔

عرب اور آئس کریم

سینٹ لوئس (امریکہ) کے 1904ء کے ورلڈ فیئر میں درجنوں تفریح مہیا کرنیوالے عرب اور چھابڑی لگانے والے دکاندار تھے جو عرب لباس میں ملبوس چیزیں فروخت کر رہے تھے۔ درجنوں اونٹ یہاں لائے گئے تھے اور مسجد اقصیٰ کا ماڈل ایکس پوزیشن کے عین مرکز میں تعمیر کیا گیا تھا۔ ایکس پو کے ایشیا سیکشن کے بڑے گیٹ پر تاج محل بنا ہوا تھا۔ وسیع وعریض رقبہ پر پھیلی ایکس پو کی بڑی سڑک پر مسلمان اونٹوں پر سوار تھے یا وہ تلواریں نگل رہے تھے، ان کے فوٹو سٹال تھے، جبکہ امریکن ان کے ساتھ اپنے فوٹو کھنچواتے تھے۔ ان میں سے ایک ابراہیم دومار تھا جو زلابیا کی پیسٹری فروخت کر رہا تھا۔ ایک روز اس کے برابر میں آئس کریم بیچنے والی کی پلیٹیں ختم ہو گئیں، تو دومار نے اس سے کہا کہ زلابیا کی مخروطی شکل بنا کر اس میں آئس کریم ڈال کر فروخت کرنا شروع کر دو۔ یوں آئس کریم کون نے جنم لیا تھا، جو مڈل ایسٹرن کون کے شکل کی تھی۔ ایک سو سال گزر جانے کے

باوجود آئس کریم کی کشش میں کمی نہیں آسکی۔

کافی پینے کا رواج

صوفی حلقوں میں ذکر شام ڈھلے کیا جاتا ہے جس کا مطلب ہے صوفیوں کو ساری رات جاگنا پڑتا تھا۔ بحیرہ احمر کے اردگرد کے علاقوں میں کافی کی کاشت بہت ہوتی تھی، اس لئے صوفی لوگوں نے کافی پینا شروع کردی۔ صوفی طریقہ کے ماننے والے غیر پیشہ ور لوگ بھی ہوتے تھے جو صبح کے وقت اپنے گھروں کو چلے جاتے، یا اپنے کام پر چلے جاتے۔ واپس جا کر وہ کافی پینے سے طاقت دینے والے اثرات کا ذکر دوست احباب سے کرتے۔ صوفیوں کے مجلسی گھروں سے کافی ہاؤسز نے جنم لیا۔ مکہ کو یہ فخریہ مقام حاصل ہے کہ یہاں کافی ہاؤسز 1500ء کے لگ بھگ شروع ہوئے تھے، مگر 1511ء میں ان پر پابندی لگا دی گئی۔ کافی اس وقت امریکن کلچر کا اٹوٹ حصہ ہے۔ اٹھارہ سال کی عمر سے اوپر کے امریکن ہر روز 400 ملین کپ کافی کے پیتے ہیں۔ کسی شہر کو لے لیجئے ہر سڑک کے سنگم پر آپ کو کافی شاپ نظر آئیگی۔ 'سٹاربکس' کافی کی دکانیں تو دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہیں۔ کینیڈا میں 'ٹم ہورٹن' کافی شاپ تو لاہور کے ٹی ہاؤسز کی طرح ہیں جہاں لوگ تفریح اور گفتگو کرنے کیلئے ہر وقت جمع رہتے ہیں۔ افغانستان میں کینیڈین فوجیوں کیلئے ٹم ہورٹن خاص طور پر کھولا گیا ہے۔

امریکی صدر 'السلام علیکم' کہا کرتا تھا

امریکی تنظیم شرائنرز Shriners کا آغاز 1870ء کی شروع دہائی میں ہوا تھا۔ روز اول سے ان کی کوشش تھی کہ وہ عہد وسطیٰ کے مسلمانوں کی طرح لباس زیب کریں، اور خود کو ایک خفیہ سوسائٹی کا حصہ سمجھتے تھے جس کی ابتداء مکہ میں "خلیفہ علی" سے ہوئی تھی۔ شرائنرز اپنی دستاویزات عربی میں چھاپتے اور اونٹوں پر سوار ہو کر گلیوں میں گشت کرتے تھے۔ آج کل شرائنرز کی پہچان ان کی رومی ٹوپی فیز Fez، اور وہ فری ہسپتال ہیں جہاں عوام کو فری ہیلتھ کیئر مہیا کی جاتی ہے۔ اس کی رکنیت خاص خاص افراد کو دی جاتی ہے۔ شرائنرز اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہتے اور ان کو ایسے نام دیتے مکہ، مدینہ، القرآن، الملائکہ۔ رومی ٹوپی عام کارکنوں کی پہچان جبکہ ٹاپ آفیسرز عہد وسطیٰ کے لمبے چوغے اور پگڑیاں پہنتے۔ ایک شرائنر جب دوسرے سے ملتا تو السلام علیکم کہتا ہے۔ ہر شرائنرز کا میسن Mason ہونا ضروری ہے۔ امریکہ کا صدر ولیم میکن لی McKinley d.1901 ان کا پُرجوش مؤید تھا۔ مئی 1900ء میں جب شرائنرز اپنے امپرئیل سیشن کیلئے واشنگٹن ڈی سی آئے تو انہوں نے وائٹ ہاؤس کے سامنے پریڈ کی اور امریکہ کے پچیسویں صدر نے ساؤتھ پورٹیکو سے ان کی سلامی لی تھی۔ 23 مئی کو جو پریڈ ہوئی وہ اس لحاظ سے تاریخی تھی کہ امریکہ کے صدر کو کسی نے عربی میں مخاطب کیا تھا۔ یہ شخص کنساس ریاست کا جان ایٹ ووڈ تھا جس نے امریکی صدر کو السلام علیکم کہا تھا۔

شرائنرز کے اس پریڈ کو دیکھنے کیلئے تمام شہر امڈ آیا تھا، بعض تاجروں نے اپنی دکانوں کے سامنے، اور کھڑکیوں میں چھوٹی چھوٹی مسجدیں تعمیر کی ہوئی تھیں۔ میرین فوجیوں Marine Corps نے عربی لباس زیب تن کیا ہوا تھا تا کہ شرائنرز کا دارلخلافہ میں استقبال کرسکیں۔ کنساس ریاست کے ایٹ ووڈ نے اپنے استقبالیہ میں کہا: We the representatives of all these many tribes, have come as Moslems to their Mecca, and as citizens and guests to the city that capitals the mightiest empire seen by the sun"

اوپر کے واقعہ کے اکیس سال بعد 9 مئی 1921ء کو شرائنرز نے امریکی صدر وارن جی ہارڈنگ کے سامنے پریڈ کی جو بذات خود شرائنرز تھا۔ نیویارک ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق امریکی صدر نے شرائنرز کو السلام علیکم کہہ کر جواب دیا، اس سلام کے جواب میں جو اس کو دیا گیا تھا۔ دو سال بعد 5 جون 1923ء کو صدر ہارڈنگ نے دارلسلطنت میں آئے 25000 شرائنرز کا استقبال چمکدار سرخ رنگ کی فیز پہن کر کیا، جبکہ 100 کے قریب میوزک بینڈ لوگوں کا دل بہلا رہے تھے۔ اس وقت شرائنرز کی مقبولیت اوج کمال پر تھی۔ ان کی ممبر شپ 5 لاکھ (پانچ لاکھ) تھی، جن میں امریکی صدر کے علاوہ سب سے ماہر ملٹری لیڈر جنرل جان پرشنگ بھی شامل تھا۔ 1910ء میں شرائنرز نے عربوں اور مسلمانوں کو رکنیت دینی شروع کی تھی۔ سب سے پہلا عرب شرائنر ٹیکساس کے شہر ایل پاسو کا سائمن مائیکل تھا۔ 1910ء میں اس نے شرائنرز کے سالانہ اجلاس میں سفید لباس پہن کر شرکت کی تھی جو مکہ میں حج کے موقعہ پر پہنا جاتا ہے۔ آجکل شرائنرز کی عبادت گاہوں کو ٹمپل کہا جاتا ہے، اپنے اجلاسوں میں وہ عرب لباس زیب کر کے شرکت نہیں کرتے، ہاں تمام اجلاسوں میں سلام کہا جاتا اور رومی ٹوپی بھی پہنتے ہیں۔

امریکہ کے شہر پٹس برگ میں شرائنرز کی عبادت گاہ کے اوپر لکھا ہوا ہے شامی مسجد Syria Mosque۔ عمارت کی چھت کے چاروں طرف عربی میں لا غالب الا اللہ خوبصورت الفاظ میں کندہ ہے۔ مسجد قرطبہ کی طرح کی نعل نما محرابیں آنیوالوں کو خوش آمدید کہتی ہیں۔ امریکی صدر ہیری ٹرومن جو راسخ العقیدہ شرائنرز تھا اس نے اس ٹمپل کو 1952ء میں وزٹ کیا تھا۔ امریکی صدر جان ایف کینیڈی نے 1960ء میں یہاں تقریر کی تھی۔ لیکن شرائنرز کی وہ بلڈنگ جس کو میڈیا میں اہم مقام حاصل رہا ہے وہ کیلی فورنیا میں واقع الملائکہ ہے جہاں اکیڈیمی ایوارڈز 10 مرتبہ منعقد ہو چکے ہیں۔ یہاں کے آڈیٹوریم میں 6 ہزار 300 ناظرین بیٹھ سکتے ہیں۔ یہاں ہر قسم کے شو، اجلاس، کنونشن، آسکرز، ایمی ایز اور گریمی ایوارڈز منعقد ہو چکے ہیں۔ عربی میں ملائکہ کے معنی فرشتے۔ مزید معلومات کیلئے اس ویب سائٹ کو دیکھیں www.almalaikah.com

شکاگو کے نواح میں سب سے بڑے سپورٹس کمپلیکس کا نام مدینہ ہے جس کا انتظام وانصرام شرائنرز کرتے ہیں۔ جب یہاں آنیوالے جانے لگتے ہیں تو باہر جانیوالے دروازے کے اوپر لکھا ہوا ہے فی امان اللہ (خدا آپ کے ساتھ ہو)۔ یہاں ایک جھیل بھی ہے جس کا نام پیغمبر اسلام ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ کے نام پر ہے۔ یہاں کے کلب ہاؤس کی عمارت میں گنبد، محرابیں اور پگڑیاں پہنے لائف سائز مجسمے ہیں۔ یہاں گولف کے شاندار ٹورنامنٹ منعقد ہو چکے ہیں بشمول PGA کے۔ 1920ء کی دہائی میں لینڈ ڈویلپر گلین کرٹس نے میامی شہر کے شمال میں ایک نیا شہر بسایا جس کا سارا منصوبہ اور منظر الف لیلیٰ ولیلیٰ سے تھا۔ فلوریڈا کے شہر Opa-locka میں قریب قریب ہر عمارت میں گنبد اور مینارے تعمیر شدہ ہیں۔ امریکہ میں اس شہر کو یہ خصوصی مقام حاصل ہے کہ یہاں سب سے زیادہ اسلامی آرکیٹکچر کے نوادر پائے جاتے ہیں۔ شہر کی بیس عمارتیں نیشنل رجسٹر آف ہسٹارک بلڈنگز کی فہرست میں شامل ہیں۔ شہروں کی سڑکوں کے نام کچھ اس طرح ہیں: علی بابا ایونیو، شہرزاد سٹریٹ۔

خلیل جبران اور ایلوس پریسلی

Elvis Presley

خلیل جبران کی کتاب The Prophet میں عشق، ملازمت، اور 24 دیگر موضوعات پر صوفیانہ نصائح دی گئی ہیں۔ اصل کتاب 1924ء میں شائع ہوئی تھی جس میں ایک نبی کا نام مصطفیٰ ہے جس کے معنی عربی میں جو چن لیا گیا۔ ایلوس پریسلی جب کبھی غمگین ہوتا، یا کام کی زیادتی سے تشنج محسوس کرتا تو ریلیکس ہونے کیلئے اس کتاب کا مطالعہ کیا کرتا تھا۔ وہ اکثر اس کتاب سے محبت کے بارہ میں حوالے دیا کرتا تھا۔ اس کے پاس اس کتاب کے کئی نسخے تھے، اور اپنے دوستوں کو تحفہ میں یہ کتاب دیا کرتا تھا۔ اس کا ارادہ فلم بنانے کا بھی تھا۔ کتاب کا ایک نسخہ جو اس کے زیر مطالعہ رہا ابھی تک گریس لینڈ (ٹینی سی ریاست) میں رکھا ہؤا ہے۔ صدر جمی کارٹر کا کہنا ہے کہ وہ بچپن میں اپنی والدہ کو اس کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے دیکھا کرتے تھے۔ خلیل جبران نے اسلام اور عیسائیت کی اچھی اچھی تعلیمات کو کتاب میں سمو دیا تھا۔ اس کے لکھنے کا مقصد دونوں مذاہب کو قریب تر لانا تھا۔ ایلوس پریسلی کے میوزک کا مقصد سیاہ فام اور سفید فام لوگوں کو آپس میں قریب لانا تھا۔

جبران کی طرح ایلوس آج بھی اتنا ہی مقبول عام ہے جیسا وہ اپنی زندگی میں تھا۔ ''دی پرافٹ'' کئی امریکی یونیورسٹیوں میں پڑھائی جاتی اور متعدد سکول جبران کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ 2004ء میں بوسٹن شہر کے میئر نے خلیل جبران ڈے منانے کا آغاز کیا تھا۔ صدر جارج ہربرٹ بش نے 1991ء میں میساچوسٹس ایونیو پر واشنگٹن میں خلیل جبران میموریل گارڈن کا افتتاح کیا تھا۔ جبران کے الفاظ پورے گارڈن میں جگہ جگہ پتھروں پر کندہ کئے ہوئے ہیں۔ مثلاً

I love you my brother, whoever your are, whether you worship in your church, kneel in your temple, or pray in your mosque, you and i are children of one faith.

اے میرے بھائی میں تم سے محبت کرتا ہوں، چاہے تم کوئی بھی ہو، اپنے کلیسا میں عبادت کرتے ہو، اپنے عبادت خانے میں جھکتے ہو یا اپنی مسجد میں عبادت کرتے ہو، میں اور تم ایک ہی مذہب کی اولاد ہیں۔

ایلوس کے گھر گریس لینڈ کے پول روم میں عرب آرائشی نشانات motifs ہیں جبکہ کمروں کی چھتوں پر الف لیلی ولیلیٰ کی منظر طرازی کی گئی ہے۔ رات کے وقت وزیٹرز کو ایلوس پریسلی کی بہت بڑی تصویر دکھائی جاتی ہے جس میں اس نے عرب لباس پہنا ہوا ہے۔ اس کی فلم Harum Scarum میں تمام فلم کے دوران اس نے عرب لباس پہنا ہوا تھا۔ اس ایڈونچر فلم کا کیریکٹر کسی ملک میں جاتا جس کا نام بابلستان اور ایرانی بادشاہ کا نام طورن شاہ، جبکہ شہزادی کا نام شالیمار ہے۔

(The New Press, New York, 2008)

Jonanathan Curiel, Al'America, Travels through Americaes Arab and Islamic Roots,

☆☆☆☆☆

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب

المناک سانحہ لاہور 2010ء میں راہ مولیٰ میں جان کی قربانی پیش کرنے والے

میرے عزیز دوست مکرم مرزا اظفر احمد صاحب کا ذکر خیر

28 مئی 2010ء کو المناک سانحۂ لاہور میں راہ مولیٰ میں اپنی جان کی قربانی دے کر جن احمدیوں نے اپنے مقدس خون سے آسمان احمدیت پر ایک حسین کہکشاں بنائی، ان خوش قسمت وفا داروں میں میرے عزیز دوست محترم مرزا اظفر احمد صاحب بھی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مقامات قرب میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

محترم مرزا صاحب سے میرا تعارف اس وقت ہوا جب 1981ء میں وہ جاپان تشریف لائے۔ میں ان دنوں جاپان میں امیر جماعت و مربی انچارج کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہا تھا۔ تفصیلات تو اس وقت ذہن میں نہیں کہ اس پہلی ملاقات میں کیا کیا باتیں ہوئیں لیکن ان کی سادہ اور صاف طبیعت، اخلاص اور خدمت دین کے شوق کا جو تاثر اس وقت میرے ذہن پر ہوا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زیادہ گہرا ہوتا گیا۔ آج قریباً 30 سال کے بعد ان کی شخصیت کے بارہ میں کچھ لکھنے لگا ہوں تو ان کے اوصاف حمیدہ کی ایک لمبی فہرست میری یادوں میں ابھرنے لگی ہے۔

مجھے آپ کے ساتھ قریباً دو سال جاپان میں رہنے کا موقعہ ملا لیکن جاپان میں جماعتی مرکز چونکہ 1981ء میں ٹوکیو سے ناگویا منتقل ہو گیا تھا اس لئے میرا قیام تو ناگویا میں تھا اور محترم مرزا صاحب ٹوکیو میں ہوتے تھے۔ اس عرصہ میں آپ سے ملاقاتیں بھی ہوتی رہیں اور فون پر تو برابر رابطہ رہتا۔ آپ ہر جماعتی تقریب میں شامل ہوتے۔ ان مواقع پر آپ کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملتا رہا۔ آپ بہت نیک، مخلص، دعا گو، عبادت گزار اور ہمدرد انسان تھے۔ مزاج میں دھیما پن تھا۔ میں نے انہیں کبھی بھی کسی سے تلخ کلامی کرتے نہیں دیکھا۔ آپ بہت سادہ طبیعت اور نفیس مزاج کے مالک تھے۔ آپ کی زندگی تکلفات سے پاک تھی۔ ہر کام پوری ذمہ داری اور احتیاط سے کرنے والے اور مالی امور میں بہت دیانتدار تھے۔ مربیان سلسلہ اور نظام جماعت کا احترام کرنے میں آپ باقی افراد جماعت کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ تھے۔

محترم مرزا صاحب بالعموم بہت خاموش طبع تھے۔ محاورہ ہے کہ پہلے سوچو اور پھر بولو۔ محترم مرزا صاحب تو نہ جانے بات کرنے سے پہلے کتنی بار سوچتے اور لمبی سوچوں میں سے گزرنے کے بعد بات کیا کرتے تھے۔ لیکن آپ کا یہ انداز دینی اور جماعتی یا سنجیدہ باتوں کے وقت بہت نمایاں ہوا کرتا تھا۔ فون پر بات کرتے وقت بھی بالعموم بہت کم گو تھے لیکن بہت گہرے اور مخلصانہ جذبات رکھنے والے انسان تھے۔ اپنے جذبات کا اظہار اس انداز میں کرتے کہ الفاظ کی کفایت کے باوجود ان کے دلی جذبات اور احساسات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا تھا۔ اس کم گوئی کی عادت کا مطلب بھی یہ ہرگز نہیں کہ ہر وقت ہی ان کی یہ حالت ہوتی۔ دوست احباب کی بے تکلف مجلس میں آپ بھی بھرپور حصہ لیتے اور خوش طبعی میں پوری طرح شامل ہوتے۔

محترم مرزا صاحب کی طبیعت میں خاکساری بہت تھی۔ ہمیشہ خاکسارانہ انداز میں بے ریا خدمت سلسلہ بجالاتے اور کبھی اشارةً بھی کسی ستائش کی تمنا نہ کرتے۔ چھوٹی سے چھوٹی خدمت بھی سپرد ہوتی تو بہت شوق سے سعادت سمجھ کر بجالاتے۔ ان کا انداز یہ تھا کہ کام زیادہ ہو اور اس کا اظہار کم ہو۔ نمائش سے کوسوں دور رہتے۔ آپ میں یہ خوبی بہت نمایاں تھی کہ خدمت دین کے مواقع کی تلاش میں رہتے تھے۔ یقیناً اسی نیک جذبہ کو اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں نوازا کہ آپ کو ایک وقت جاپان میں اعزازی مربی کے طور پر خدمت بجالانے کی بھی توفیق ملی۔ خلیفہ وقت کی طرف سے آپ کو یہ اعزاز ملنا آپ کی خوبیوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

محترم مرزا ظفر احمد صاحب شہید ہمیشہ دیانت داری کے ساتھ خدمت دین پر کمربستہ رہتے۔ جو ذمہ داری بھی سپرد ہوتی اس کو بڑی محنت اور توجہ سے سرانجام دیتے۔ جماعتی کاموں میں نہ کرنا یا معذرت کرنا تو آپ جانتے ہی نہ تھے ہمیشہ نیکی کے ہر کام میں پیش پیش رہتے اور آپ کا یہ عملی نمونہ دیگر احباب کے لئے نیک تحریک کا باعث ہوتا۔

جاپان میں قیام کے دوران آخری سالوں میں اس عاجز کو ''کار سیاح'' کے طور پر جاپان کے مختلف علاقوں کے دعوت الی اللہ کی غرض سے دورے کرنے کا موقع ملا۔ ان کی لمبی تفصیل ہے۔ ایک بار تو میں اکیلا گیا اور دو بار بعض اور احباب کو بھی ساتھ لے کر گیا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک سفر میں محترم مرزا صاحب بھی میرے ساتھ تھے۔ بہت اچھا اور یادگاری سفر تھا۔ کار میں سفر کرتے ہوئے ہم دور دراز کے علاقوں میں جا کر لٹریچر تقسیم کرتے، مقامی اخبارات سے رابطہ کرتے اور پھر شام کو اگلی منزل کے لئے روانہ ہو جاتے۔ محترم مرزا صاحب دوران سفر ہر کام میں بھرپور شامل ہوتے اور ہر چھوٹی بڑی خدمت کے لئے ہمیشہ مستعد رہتے۔

جب میں جاپان سے انگلستان آ گیا تو اس عرصہ میں آپ نے بذریعہ فون مجھ سے رابطہ رکھا۔ گاہے بگاہے خیریت دریافت کر لیتے۔ جماعتی امور کے بارہ میں باتیں ہوتیں۔ حضور کی خیریت اور مصروفیات کا دریافت کرتے۔ اس عرصہ میں جب بھی لندن کے جلسہ پر آتے تو کئی بار ملاقاتیں ہوتیں بہت تعلق رکھنے والے باوفا دوست تھے۔ ان کی ایک بہت نمایاں خوبی نظام خلافت سے فدائیت اور وفا کا تعلق تھا۔ خلیفۂ وقت کے ارشادات پر مومنانہ مسابقت سے آگے بڑھ کر عمل کرتے اور اپنے نیک نمونہ سے دوسروں کے لئے بھی نیک تحریک کا موجب بنتے۔

جاپان سے انگلستان آنے کے 20 سال بعد جب اس عاجز کو مرکزی نمائندہ کے طور پر 2003ء میں جماعت احمدیہ جاپان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے جاپان جانے کی توفیق ملی تو ان دنوں محترم مرزا اظفر احمد صاحب اور ان کی بیگم کا قیام ناگویا میں جماعت کے احمدیہ سینٹر میں تھا۔ میرا قیام بھی اسی جگہ ہوا۔ میرے عرصہ قیام میں دونوں میاں بیوی نے میرے ساتھ جس طرح اکرام کا سلوک کیا وہ میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ جذبہ ایثار سے خدمت کرنے والے اور بڑی باریک بینی سے مہمان کی ضرورت اور آرام کا خیال رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ اس سارے عرصہ میں میں نے دیکھا کہ آپ جماعتی خدمت کے ہر میدان میں تو بہت مستعد اور سرگرم رہتے لیکن آگے ہو کر اپنے آپ کو نمایاں کبھی نہیں کرتے تھے۔ آپ کا یہ انداز بہت ہی پیارا لگتا تھا۔ جب ان کی المناک شہادت کی خبر آئی تو یوں لگا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ان بے شمار خوبیوں کو نوازتے ہوئے ان کا بہترین اجر اس عظیم الشان شہادت کی صورت میں انہیں عطا فرما دیا ہے۔

مکرم شاہد رضوان خان صاحب کو لمبا عرصہ جاپان میں مکرم مرزا ظفر احمد صاحب کے ساتھ رہنے کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے بعض واقعات کا مجھ سے ذکر کیا ہے جن سے مرزا صاحب کے بلند اخلاق کے مختلف پہلوؤں پر خوب روشنی پڑتی ہے۔ چند ایک کا ذکر کرتا ہوں۔

☆ ایک مرتبہ مجلس عاملہ کے اجلاس میں کچھ تاخیر سے تشریف لائے۔ آ کر پوچھا کہ کن کن امور پر بات ہو چکی ہے۔ بتایا گیا کہ ابھی تو پہلا موضوع ہی زیرغور ہے۔ انگریزی اخبار میں نصف صفحہ کا اشتہار دینے کا پروگرام ہے اس کے لئے خطیر رقم کی ضرورت ہے اور ابھی چند وعدے ہوئے ہیں۔ مرزا صاحب نے کہا کہ باقی کی ساری رقم میری طرف سے لکھ لیں اور اب اگلا موضوع شروع کر دیں۔

☆ سچائی کے حوالہ سے دو واقعات ہیں۔ ایک دفعہ دیر سے آنکھ کھلنے کی وجہ سے دفتر جانے میں دیر ہو گئی۔ اس روز میں ان کے ہاں مقیم تھا۔ انہوں نے دفتر فون ملایا کوئی غلط عذر یا بہانہ نہیں کیا بلکہ صاف صاف کہا کہ ابھی میری آنکھ کھلی ہے اس لئے آج میں دفتر دیر سے پہنچ سکوں گا۔ جاپان آنے کے بعد جب پہلی دفعہ ان کے سپرد کوئی خدمت کی جانے کی بات ہو رہی تھی تو آپ سے پوچھا گیا کہ کیا اس سے قبل پاکستان میں کوئی کام کرنے کا تجربہ ہے تو آپ نے کمال سادگی اور دیانت داری سے کہا کہ کوئی نہیں۔

☆ بہت دعا گو انسان تھے اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے غیب سے سامان پیدا فرما دیتا تھا۔ حصول ملازمت کے لئے آپ نے کسی سے کچھ نہیں کہا۔ ایک روز اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ ٹرین میں ایک جاپانی کمپنی کے مالک سے ملاقات ہو گئی جس نے مختصر سی گفتگو کے بعد نہ صرف انہیں اپنے دفتر میں ملازم رکھ لیا بلکہ ان کے لئے ویزا کا بھی انتظام کروا دیا۔ مزید یہ کہ ان کی تنخواہ بھی بہت اچھی مقرر ہو گئی۔ اسی طرح رہائش کا انتظام بھی معجزانہ طور پر ہو گیا۔ ایک روز ایک انجان پراپرٹی ڈیلر سے ان کی اتفاقاً بات چیت ہوئی تو اس نے خود ہی ان کے لئے ضمانت کے کاغذات تیار کروائے اور پھر خود ہی اپنی گاڑی میں ان کا سارا سامان بھی مکان میں شفٹ کروا دیا۔

الغرض محترم مرزا اظفر احمد صاحب بہت نیک، دعا گو، متوکل اور خدمت دین کے جذبہ سے سرشار، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں شہادت کا عظیم مرتبہ دے کر اپنے قرب سے نوازا۔ جان کا نذرانہ دے کر انہوں نے ابدی زندگی پا لی۔ اب تاریخ احمدیت میں ان کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور ان کی بیگم اور سب متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نجات معرفت میں ہی ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

بدکرداریوں سے نجات اسی وقت حاصل ہوسکتی ہے جبکہ یہ بصیرت اور معرفت پیدا ہو کہ خدا تعالیٰ کا غضب ایک ہلاک کرنے والی بجلی کی طرح گرتا اور بھسم کرنے والی آگ کی طرح تباہ کر دیتا ہے۔ تب عظمت الٰہی دل پر ایسی مستولی ہو جاتی ہے کہ سب افعال بد اندر ہی اندر گداز ہو جاتے ہیں۔ پس نجات معرفت میں ہی ہے معرفت ہی سے محبت بڑھتی ہے۔ اس لئے سب سے اول معرفت کا ہونا ضروری ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 315)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

✿ مکرم مبشر احمد مرزا صاحب ظہیر ماڈل سکول مسلم کالونی نیو آریہ محلہ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ نورالعین کی قرآن کریم کا دو دفعہ دور مکمل کرنے کے بعد تقریب آمین منعقد کی گئی۔ عزیزہ سے مکرم ارشاد احمد دانش صاحب مربی سلسلہ مری روڈ راولپنڈی نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچی مکرم مرزا بشیر احمد صاحب آف فتح پور گجرات کی پوتی اور مکرم مرزا محمد صادق صاحب آف فتح پور گجرات کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن سمجھ کر باقاعدگی سے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

✿ مکرم طارق جاوید صاحب انجینئر PTCL لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر مہ جبین صاحبہ بنت مکرم مولانا میر غلام احمد نسیم صاحب (ر) مربی سلسلہ نے FCPS (ریڈیالوجی) VIVA کا امتحان منعقدہ 18 مئی 2011ء کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاس کر لیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور احسن رنگ میں خدمات دینیہ کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تربیتی اجلاس

(ناصر آباد ضلع عمر کوٹ)

✿ مورخہ 30/اپریل 2011ء کو جماعت احمدیہ ناصر آباد ضلع عمر کوٹ کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک تربیتی پروگرام کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت و نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔ مکرم گلزار احمد نگری صاحب مربی سلسلہ نے نماز با جماعت کی برکات و اہمیت، مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب اٹھوال نے اطاعت و احترام عہدیداران جماعت اور مکرم منیر ذوالفقار چوہدری صاحب صدر جماعت نے بدرسومات سے اجتناب اور جدید ایجادات (انٹرنیٹ وموبائل فون) کے غلط استعمال سے پرہیز کرنے کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ 203/افراد اجلاس میں شریک ہوئے یہ اجلاس ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بہتر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

✿ محترمہ جنت بی بی صاحبہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم حافظ طاہر احمد صاحب ابن مکرم حافظ محمد امیر صاحب مرحوم استاد مدرسۃ الحفظ کے نکاح کا اعلان مکرمہ عطیۃ النصیر صاحبہ بنت مکرم نصیر احمد صاحب دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ سے مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے مورخہ 18 مارچ 2011ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں کیا۔ مورخہ 21 مارچ کو تقریب رخصتانہ اور 22 مارچ 2011ء کو دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم مشہود احمد صاحب نائب ناظر تعلیم نے اس موقع پر دعا کروائی۔ مکرم حافظ طاہر احمد صاحب، مکرم ناصر احمد قمر صاحب ہیڈ کلرک دفتر بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ چنیوٹ اور مکرم محمد ظفر اقبال صاحب انسپکٹر تحریک جدید کے چھوٹے بھائی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے خیروبرکت کا موجب بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

✿ مکرم عبدالرشید گوندل صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 71 جنوبی سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم ریاض احمد صاحب چک نمبر 206 مراد ضلع بہاولنگر کے دل کے دو والو بند ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ان کی انجیو پلاسٹی متوقع ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

✿ مکرمہ بشریٰ رانا صاحبہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بھائی مکرم رانا بشارت احمد صاحب ابن مکرم رانا مبارک احمد صاحب ان دنوں ہالینڈ کے ہسپتال میں پھیپھڑوں کی تکلیف کی وجہ سے داخل ہیں کبھی افاقہ محسوس ہوتا ہے کبھی زیادہ کمزوری ہو جاتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز صحت مند لمبی اور فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

داخلہ کمپیوٹر کورس

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

✿ خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورس کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند خدام اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروا دیں۔ داخلہ فارم دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے اور معلومات کیلئے درج ذیل فون نمبر 0336-7066496 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

بیسک کمپیوٹر ٹریننگ کورس

ٹائپنگ، بیسک ایم ایس آفس، ان پیج

ہر عمر اور کسی بھی معیار تعلیم کے حامل افراد داخل ہو سکتے ہیں۔

دورانیہ 1 ماہ   فیس کورس-/1500 روپے

پروفیشنل کمپیوٹر ٹریننگ کورس

ٹائپنگ، ایم ایس آفس، ان پیج

یہ ملازمت کے حصول کیلئے ضروری پیشہ ورانہ مہارت کا کورس ہے۔ اس کورس کیلئے امیدوار نے کم از کم ایف اے/ ایف ایس سی اور کمپیوٹر کا بنیادی کورس کیا ہوا ہو۔

دورانیہ 2 ماہ   فیس کورس-/3000 روپے

(انچارج طاہر کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ ایوان محمود ربوہ)

✿ مکرم ندیم احمد بٹ صاحب کارکن نظارت تعلیم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم عبداللطیف صاحب کے پیٹ سے رسولی بذریعہ آپریشن فضل عمر ہسپتال میں نکال دی گئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

✿ مکرم رفیع رضا قریشی صاحب حلقہ گلستان جوہر شمالی کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں مکرم سید عبدالباقی رضوی صاحب ابن مکرم نواب سید عبدالمومن رضوی صاحب تکلیف معدہ کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب سے جلد صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

✿ مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل دارالعلوم شرقی نور ربوہ کو گرنے کی وجہ سے کلائی پر چوٹ لگی ہے۔ احباب جماعت سے ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے اور شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

نور اٹبنہ
حسن کا نکھار
روائیتی ابٹن
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

سیمینار بعنوان وقار عمل

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 28/اپریل 2011ء کو بعد نماز عصر ایوان محمود میں ''وقار عمل'' کے موضوع پر سیمینار منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ اس سیمینار میں صدران محلہ جات، زعماء انصار اللہ، زعماء خدام الاحمدیہ اور دیگر مہمانان کو مدعو کیا گیا۔ سیمینار کی کل حاضری 350 رہی۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ و صدر تزئین ربوہ کمیٹی تھے۔

سیمینار کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، نظم کے بعد مکرم حافظ راشد جاوید صاحب ناظم دارالقضاء نے ''وقار عمل کی اہمیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم عبدالکبیر قمر صاحب نائب مہتمم مقامی نے خدام الاحمدیہ کے رواں سال میں وقار عمل کے ضمن میں اب تک کی جانے والی مساعی پر مشتمل رپورٹ پیش کی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر ماہ 2 مثالی وقار عمل کروائے گئے۔ عیدالاضحیٰ اور پھر مجلس شوریٰ کے موقع پر خصوصی وقار عمل کی توفیق ملی نیز قبرستان عام میں خصوصی وقار عمل کا انعقاد کیا گیا۔ عیدالاضحیٰ سے قبل عشرہ وقار عمل منایا گیا۔ حلقہ جات میں کوڑا دان کی تعمیر اور ان کی صفائی کا انتظام رکھنے کے بارے میں حلقہ جات کو مسلسل توجہ دلائی جا رہی ہے۔ دوران سال سہ ماہی اول نومبر 2010ء تا جنوری 2011ء میں 1677 وقار عمل ہوئے جس میں 60 فیصد خدام شامل ہوئے اور 3395 گھنٹے کام کیا گیا۔ اسی طرح سہ ماہی دوم فروری تا اپریل 2011ء میں 1437 وقار عمل میں 66 فیصد خدام شریک ہوئے اور 2257 گھنٹے کام ہوا۔ ربوہ کے خدام کی کل تجنید 9470 ہے۔

رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے ایک ماہ میں بہتر کارکردگی دکھانے والے حلقہ جات کو اسناد خوشنودی تقسیم کیں اور پھر اپنے اختتامی خطاب میں وقار عمل کی اہمیت و ضرورت پر خلفاء سلسلہ اور بزرگان سلسلہ کے ارشادات اور واقعات پیش کئے اور پھر ربوہ شہر سے گندگی کو دور کرنے اور ربوہ کے ماحول کو صاف ستھرا اور خوبصورت بنانے کے بارے میں اہم ہدایات سے نوازا۔

مکرم سہیل مبارک شرما صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے مہمان خصوصی، مہمانان اور تمام شرکاء کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ محترم مہمان خصوصی نے آخر پر اجتماعی دعا کروائی اور اس طرح یہ سیمینار اختتام پذیر ہوا۔ دعا کے بعد تمام مہمانان اور شرکاء کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

(رپورٹ ایم۔ اے۔ رشید)

تقریب شادی

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔

میرے سمدھی مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب سابق نائب وکیل التبشیر تحریک جدید کے بیٹے مکرم عبدالعزیز صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ مفلحہ احمد صاحبہ بنت مکرم چوہدری انیس احمد صاحب آف گلستان جوہر کراچی مبلغ پانچ لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 28 جنوری 2011ء کو مکرم مقصود احمد صاحب مربی سلسلہ نے بیت الرحیم کراچی میں کیا۔ مورخہ 16 مارچ 2011ء کو کراچی میں تقریب رخصتی منعقد ہوئی۔ اور اسلام آباد میں مورخہ 19 مارچ 2011ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے لڑکے مکرم عطاء المالک صاحب شکاگو امریکہ کو مورخہ 19 مئی 2011ء کو ایک بچی سے نوازا ہے۔ یہ بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام صباحہ مالک عطا فرمایا ہے یہ بچی مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب پی ایچ ڈی فزکس امریکہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک قسمت، تقویٰ شعار اور بلند اقبال کرے۔ نیز درازی عمر سے نوازے اور اس کا آنا تمام خاندان کیلئے بابرکت کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مرتضیٰ احمد جنجوعہ صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم عمران احمد جنجوعہ صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ گزشتہ دو ہفتے سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم مہر ریاض احمد صاحب طاہر آباد ربوہ کے بڑے بیٹے مکرم سلیم احمد بیمار صاحب ہیں کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خبریں

نیٹو کا پاکستان میں آپریشن، حقانی گروپ کے 5 ارکان گرفتار ایبٹ آباد میں اسامہ بن لادن کی ہلاکت کے لئے یکطرفہ امریکی آپریشن کی دیکھا دیکھی افغانستان میں طالبان اور القاعدہ کے خلاف برسرپیکار اتحادی فوج کے ہیلی کاپٹرز و اہلکار پاکستانی فضائی اور زمینی حدود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شمالی وزیرستان میں گھس آئے اور افغان طالبان رہنما جلال الدین حقانی نیٹ ورک کے خلاف آپریشن کیا۔ نیٹو فورسز کے اہلکاروں نے پاکستانی سرحدی علاقے میں کارروائی کے دوران حقانی گروپ کے 5 ارکان کو حراست میں لے لیا اور انہیں اپنے ساتھ افغانستان لے گئے۔

مہران بیس حملہ، پاک بحریہ کا سابق کمانڈو گرفتار حساس اداروں نے لاہور سے نیوی کے سابق کمانڈو کو دو ساتھیوں سمیت حراست میں لے لیا ہے۔ حراست میں لئے گئے افراد میں سابق نیوی کمانڈو کامران احمد، اس کا بھائی زمان اور ایک نامعلوم ساتھی شامل ہے۔ کامران احمد کا دس سال قبل اعلیٰ آفیسر پر تشدد کے الزام میں کورٹ مارشل کیا گیا تھا۔

جون میں 12 ارب کی سبسڈی ختم، بجلی 2 فیصد مزید مہنگی ہونے کا امکان حکومت ماہ جون میں 12 ارب روپے کی سبسڈی ختم کردے گی جس کے بعد بجلی کی قیمت میں 2 فیصد اضافے کا امکان ہے۔ حکومت پیپکو کو دی جانے والی سبسڈی عالمی مالیاتی اداروں کے پروگرام کے تحت مرحلہ وار ختم کر رہی ہے۔ سبسڈی ختم ہونے سے صارفین کیلئے بجلی کی فی یونٹ قیمت 7 روپے 8 پیسے تک پہنچ جائے گی۔

سرکاری ملازموں کی تنخواہ اور پنشن میں 25 فیصد تک اضافے کا حتمی فیصلہ حکومت نے وفاقی بجٹ 12-2011ء کو حتمی شکل دے دی ہے۔ مالی سال 12-2011ء کے بجٹ میں حکومت نے بڑھتی ہوئی مہنگائی اور عوام کی قوت خرید میں مسلسل کمی کو سامنے رکھتے ہوئے گریڈ 1 سے 15 تک کے وفاقی سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشنوں میں 20 سے 25 فیصد اضافے کا حتمی فیصلہ کرلیا ہے۔

قرضے معاف کرانے والوں کے اثاثے قبضے میں کیوں نہیں لئے گئے سپریم کورٹ نے سٹیٹ بینک کو قرضوں کی معافی کے نظام میں شفافیت برتنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نادہندگی پر عام آدمی کا تو گھر تک نیلام کردیا جاتا ہے۔ قرض معاف کرانے والوں کے اثاثے قبضے میں کیوں نہیں لئے گئے۔ بینک قرض معاف کرانے والوں کے گروی اثاثوں پر بھی ہاتھ نہیں ڈالتے جبکہ بیمار و غریب لوگ بینک والوں کے ہاتھوں ذلیل ہوجاتے ہیں۔

پاکستانی سرحد کے نزدیک بھارتی فوج کی بڑے پیمانے پر جنگی مشقیں بھارتی فوج نے پاکستانی سرحد کے نزدیک لدھیانہ میں بڑے پیمانے پر جنگی مشقوں کا آغاز کردیا ہے۔ اس اقدام کا مقصد بھارتی فوج کی آپریشنل صلاحیتوں کا جائزہ لینے کے ساتھ انہیں میدان جنگ میں مضبوط بنانا ہے۔ ان مشقوں میں 10 سے 12 ہزار فوجیوں کو جنگی مقاصد کے حصول کیلئے تیار کیا جائے گا۔

بلوچستان، ہڑتال کرنے پر 66 ڈاکٹر برطرف بلوچستان حکومت نے ہڑتالی ڈاکٹروں کے خلاف کریک ڈاؤن کرتے ہوئے گریڈ 18 کے 5 ڈاکٹروں اور ہڑتال کرنے والے 61 ڈاکٹروں کو برطرف کردیا۔ ان کی برطرفی کے فوری بعد 60 نئے ڈاکٹرز کا تقرر بھی کرلیا گیا۔ وزارت صحت کے حکام کے مطابق ڈاکٹرز کو ڈیوٹی پر مسلسل غیر حاضر رہنے پر برطرف کیا گیا۔

کوٹھی برائے فروخت
ناصر آباد غربی میں واقع ایک عدد کوٹھی رقبہ ایک کنال بہترین لوکیشن (کارنر) برائے فوری فروخت
مکان نمبر 36-35 ناصر آباد غربی 047-6212029
0333-8350970/0300-8350970

ڈاکٹر میاں رؤف احمد ناصر
کنسلٹنٹ چائلڈ سپیشلسٹ
MBBS,DCH,MD.RMP
تمام امراض بچگان کے مکمل علاج معالجہ کے لئے تشریف لائیں۔ چیک اپ فیس صرف -/100 روپے
نزد اقصیٰ چوک دارالرحمت شرقی ربوہ
فون نمبر 0344-2522700

ضرورت ہے
ایک (D.H.M.S) ہومیوپیتھک ڈاکٹر عمر 30 تا 50 سال
ایک کارکن عمر کی حد 30 تا 50 سال
اپنے محلہ کے صدر کی تصدیق کے ساتھ رابطہ کریں۔
(نوٹ نئے سال کا کیلنڈر مفت حاصل کریں)
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمٰن کالونی ربوہ فون: 6211399,6212399

ربوہ میں طلوع و غروب یکم جون

طلوع فجر	3:34
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	7:11

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434

Woodsy... Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
Rabwah SINCE 1952
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔ الکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

MULTICOLOR
INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 92-321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorintl.com

FD-10